

فضائل رحمۃ للعالمین

میلانی

حدیث پبلیکیشنز۔ لاہور

فَضَائِلُ رَحْمَةِ الْعَالَمِينَ

مُحَمَّدٌ أَقْبَالَ كَيْلَانِي

جَلِیث پبلیکیشنز

۳- یوسف مارکیٹ . غزنی سٹریٹ . اردو بازار لاہور

فہرست

صفحہ نمبر	نام ابواب	اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نمبر شمار
8	بسم اللہ الرحمن الرحیم	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	1
66	آپ ﷺ کی ولادت باسعادت	وِلَادَتُهُ ﷺ السَّعِیْدَةُ	2
67	آپ ﷺ کے اسمائے مبارک	اَسْمَائُهُ ﷺ الْمُبَارِكَةُ	3
70	حلیہ مبارک	اَلْوَجْهُ الطَّیْبُ	4
78	نبوت سے پہلے آپ ﷺ کے فضائل	فَضَائِلُهُ ﷺ قَبْلَ النَّبُوَّةِ	5
85	آپ ﷺ کے فضائل قرآن مجید کی روشنی میں	فَضَائِلُهُ ﷺ فِي ضَوْءِ الْقُرْآنِ	6
88	آپ ﷺ کے فضائل توراۃ شریف کی روشنی میں	فَضَائِلُهُ ﷺ فِي ضَوْءِ التَّوْرَةِ	7
90	آپ ﷺ کے فضائل احادیث کی روشنی میں	فَضَائِلُهُ ﷺ فِي ضَوْءِ السُّنَّةِ	8
98	آپ ﷺ پر مشرکین اور منافقین کے ظلم اور زیادتیاں	مَا لَقِيَ مِنْ اَذَى الْمُشْرِکِیْنَ وَ الْمُنَافِقِیْنَ	9
125	بنی نوع انسان پر آپ ﷺ کی رحمت	رَحْمَتُهُ ﷺ بِالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ	10
128	کافروں پر آپ ﷺ کی رحمت	رَحْمَتُهُ ﷺ بِالْکُفَّارِ	11
155	اہل ایمان پر آپ ﷺ کی رحمت	رَحْمَتُهُ ﷺ بِالْمُؤْمِنِیْنَ	12
170	اپنے گھروالوں پر آپ ﷺ کی رحمت	رَحْمَتُهُ ﷺ بِاَهْلِ بَیْتِهِ	13

کَتَبَ اللّٰهُ لَا غَلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي (21:58)

”اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی

غالب رہیں گے۔“ (سورۃ المجادلہ، آیت 21)

✽ حمد و ثناء صرف اس ذات کے لئے جو عظمت، کبریائی اور جلال میں تنہا ہے
جو اول اور آخر ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔

✽ حمد و ثناء صرف اس ذات کے لئے جو رحمن اور رحیم ہے جو ستار اور غفار ہے
جو حمید اور مجید ہے جو حی اور قیوم ہے، جو مالک ہے عرش عظیم کا جس کا کوئی
شریک نہیں۔

✽ حمد و ثناء صرف اس ذات کے لئے جو کائنات کی ہر چیز کو تھامنے والا،
کائنات کی ہر شے کو پالنے والا اور کائنات کی ہر چیز کو روشن کرنے والا ہے
جس کا کوئی شریک نہیں..... اور

✽ درود و سلام اُن پر جو صادق اور امین بن کر آئے۔

✽ درود و سلام ان پر جو شفیع المذنبین اور رحمۃ للعالمین بن کر آئے۔

✽ درود و سلام ان پر جو رءوف اور رحیم و کریم بن کر آئے۔

✽ درود و سلام ان پر جو بشیر اور نذیر بن کر آئے۔

✽ درود و سلام ان پر جو سید الانبیاء اور خطیب الانبیاء بن کر آئے۔

”وہ تو قاتل تھا، دہشت گرد تھا، قصاب تھا، جاہل تھا، شہوت پرست تھا۔“

— اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!

✽ اشرافِ مکہ بھی دھوکے میں مبتلا تھے اور اشرافِ مغرب بھی دھوکے میں مبتلا ہیں..... جس طرح اشرافِ مکہ ذلیل و رسوا ہو کر تباہ و برباد ہوئے اسی طرح اشرافِ مغرب بھی ذلیل و رسوا ہو کر تباہ و برباد ہوں گے اور.....

— اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کا بول بالا ہو کر رہے گا!

✽ رب کعبہ کی قسم! مستقبل قریب کا ”ورلڈ آرڈر“ ایک اور صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے:

كَتَبَ اللَّهُ لَا غَلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے بے شک اللہ تعالیٰ بڑی طاقت والا اور غالب ہے۔“ (سورہ المجادلہ،

آیت 21)

— اس ”ورلڈ آرڈر“ کو بدلنا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا کل کے سورج کو طلوع ہونے سے روکنا ناممکن ہے

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ

کا یہ وہ حصہ ہوتا ہے جس میں ہر انسان اپنی عزت اور احترام کے معاملے میں بہت حساس ہوتا ہے۔ چالیس سال تک امین اور صادق کہلانے کے بعد جب آپ ﷺ کو لوگ جھوٹا، پاگل، شاعر، کاہن اور جادوگر کہتے ہوں گے تو آپ ﷺ کے دل پر کیا گزرتی ہوگی لیکن تاریخ شاہد ہے کہ آپ ﷺ نے ان گالیوں اور طعنوں کے جواب میں کبھی ایک لفظ تک اپنی زبان سے نہیں نکالا۔

تین سال خفیہ دعوت کے بعد رسول اکرم ﷺ نے علانیہ دعوت کا اعلان فرمایا تو رسول اکرم ﷺ نے تمام قبائل کو جمع فرما کر توحید کی دعوت پیش کی۔ آپ کے چچا ابولہب (لعنہ اللہ) نے آپ کی سخت توہین کی اور یہ کہہ کر ڈانٹ دیا ”تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں کیا تو نے ہمیں اس کام کے لئے جمع کیا تھا؟“ رسول اکرم ﷺ نے چچا کے اس ہتک آمیز رویے پر مکمل خاموشی اختیار فرمائی لیکن قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝﴾ کہہ کر دے دیا۔

امیہ بن خلف آپ ﷺ کو دیکھتے ہی گالیاں بکنا شروع کر دیتا اور لعن طعن کرتا لیکن آپ ﷺ نے اس کے جواب میں ہمیشہ مکمل خاموشی اختیار فرمائی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب قرآن مجید میں ان الفاظ میں دیا ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝﴾

ابو جہل نے رسول اکرم ﷺ کو حرم شریف میں سخت ڈانٹا، برا بھلا کہا اور بے عزتی کی۔ رسول اکرم ﷺ نے جواب میں خاموشی اختیار فرمائی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ واقعہ سنا تو بھتیجے کی بے عزتی برداشت نہ کر سکے اور ابو جہل سے انتقام لیا۔

ابی بن خلف نے ایک بار بوسیدہ ہڈی لے کر توڑی اور ریزہ ریزہ کر کے استہزا کے انداز میں رسول اکرم ﷺ کی طرف اڑا دی لیکن آپ ﷺ نے کوئی رد عمل ظاہر نہ فرمایا۔

رسول اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ فوت ہوئے تو ابولہب، عاص بن وائل، عقبہ بن ابی معیط اور ابو جہل وغیرہ نے آپ ﷺ کو ”جڑ کٹا“ ہونے کا طعنہ دیا، لیکن رسول اکرم ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا خود اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا جواب ارشاد فرمایا ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝﴾

ہم نے یہاں آپ ﷺ کے صبر و تحمل اور عفو و درگزر کی چند مثالیں دی ہیں ورنہ اصل صورت حال تو یہ

تیسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک بار دوران طواف مشرکین نے آپ ﷺ کو لعن طعن کی اور ڈانٹا تو آپ ﷺ نے یہ جواب دیا ”میں تمہارے پاس ذبح (کا حکم) لے کر آیا ہوں“ اس پر سارے مشرکین جامد و ساکت ہو کر رہ گئے۔

ایک واقعہ اور ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی سخت توہین کی گئی۔ ابو لہب کا بیٹا عتبہ ایک روز آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا ”میں ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ﴾ کا انکار کرتا ہوں۔“ آپ ﷺ کا کرتا پھاڑ ڈالا اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر تھوکنے کی کوشش کی جس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا ”اللہ اپنے کتوں میں سے کوئی کتا تم پر مسلط کرے۔“

مصائب و آلام اور جور و ظلم سے پُر آپ ﷺ کی تیرہ سالہ طویل مکی زندگی میں آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے یہ ہیں وہ سخت سے سخت الفاظ جو ہمیں تاریخ کے صفحات میں ملتے ہیں۔ جن میں کسی کو گالی دی نہ لعن طعن کیا، کسی سے بدتمیزی کی نہ کسی کا مذاق اڑایا، کسی سے لڑائی جھگڑا مول لیا نہ کسی سے بحث اور تکرار کی بلکہ انتہائی شائستہ اور مہذب الفاظ میں معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد فرما دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ آپ ﷺ اپنے اخلاق اور کردار کے اعتبار سے بالکل ویسے ہی تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ﴿إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ ترجمہ: ”اے محمد! بے شک آپ اخلاق کے عظیم مرتبہ پر فائز ہیں۔“ (سورہ قلم، آیت نمبر 4) اخلاق کا ایسا عظیم مرتبہ جس پر اس کائنات کا کوئی دوسرا انسان فائز ہے نہ ہو سکتا ہے۔

صبر و تحمل اور عفو و درگزر کے اس کریمانہ طرز عمل سے بھی ایک قدم آگے حیرت اور تعجب کی بات تو یہ ہے کہ وہی لوگ جو دن رات آپ ﷺ پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہے تھے آپ کو جھوٹا اور پاگل کہہ رہے تھے، آپ ﷺ کا استہزاء اور مذاق اڑا رہے تھے، آپ ﷺ کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے نئی نئی سازشیں کر رہے تھے، آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں کے لئے مکہ میں جینا دو بھر کر دیا تھا، انہی ظالموں اور جانی دشمنوں کے لئے رات کی تنہائیوں میں اللہ کے حضور رور و کر دعائیں فرماتے، یا اللہ! انہیں ہدایت دے، اور اس بات پر مسلسل مضطرب اور بے چین رہتے کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ ارشاد فرما کر آپ ﷺ کو تسلی دی ﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِنْ لَمْ



لائے ہو؟“ اس کے بعد آپ ﷺ نے عمیر اور صفوان کے درمیان حطیم میں ہونے والی گفتگو کا ذکر کیا تو عمیر نے فوراً اعتراف کر لیا کہ یہ باتیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ وحی بتائی ہیں اور کلمہ توحید کی گواہی دی..... رحمتِ عالم ﷺ نے اس کے ارادہ قتل پر کوئی مواخذہ فرمایا نہ کوئی سوال جواب کیا بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ اپنے بھائی کو قرآن مجید پڑھاؤ اور اس کا قیدی چھوڑ دو۔

غزوہ اُحد میں مشرکین آپ ﷺ کو ہر قیمت پر ختم کرنا چاہتے تھے۔ ایک موقع پر آپ ﷺ کے پاس صرف دو صحابی (حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) رہ گئے تھے۔ مشرکین نے اسے سنہری موقع سمجھتے ہوئے آپ ﷺ پر تار تار حملے شروع کر دیئے۔ ایک مشرک عتبہ بن ابی وقاص نے آپ ﷺ کو پتھر مارا جس سے آپ ﷺ پہلو کے بل نیچے گر گئے اور آپ ﷺ کا ایک دانت مبارک ٹوٹ گیا، ہونٹ بھی زخمی ہو گیا۔ ایک اور مشرک نے آگے بڑھ کر آپ ﷺ کی پیشانی مبارک زخمی کر دی، تیسرے مشرک نے آگے بڑھ کر آپ ﷺ کے کندھے پر وار کیا جس سے آنکھ کے نیچے کی ہڈی پر زخم آیا اور خود کی کڑیاں چہرے کے اندر دھنس گئیں۔ عین میدان جنگ میں زخموں سے بہتا ہوا خون دیکھ کر لمحہ بھر کے لئے انسانی جذبات غالب آ گئے اور فرمایا ”اس قوم پر اللہ کا سخت عذاب نازل ہو جس نے اپنے پیغمبر کا چہرہ خون آلود کر دیا۔“ لیکن دوسرے ہی لمحہ امت کے لئے رحمت و شفقت کا جذبہ پلٹ آیا اور فرمایا «اللَّهُمَّ اهْدِ قَوْمِي إِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ» ترجمہ: ”یا اللہ! میری قوم کو معاف فرما دے وہ جانتے نہیں۔“

یمامہ کا حاکم ثمامہ بن اثال کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قتل کر چکا تھا اور اب مسیلمہ کذاب کے حکم پر بھیس بدل کر رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کے ارادے سے نکلا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں گرفتار ہو گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے مسجد نبوی کے ستون سے باندھ دیا۔ رسول اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا ”مجھ سے کیسی توقع رکھتے ہو؟“ کہنے لگا ”خیر کی توقع رکھتا ہوں اگر تم مجھے قتل کرو گے تو خونی مجرم کو قتل کرو گے، احسان کرو گے تو مجھے قدر دان پاؤ گے اور اگر مال چاہتے ہو تو جتنا چاہو دوں گا۔“ رسول اللہ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ دوسرے روز پھر یہی گفتگو ہوئی۔ آپ ﷺ نے پھر خاموشی اختیار فرمائی۔ تیسرے روز پھر یہی گفتگو ہوئی۔ رحمتِ عالم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا ”اسے آزاد کر دو۔“ نہ اس کے ارادہ قتل پر کوئی سرزنش فرمائی نہ مقتول صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارہ میں کوئی مواخذہ فرمایا نہ کوئی ضمانت طلب فرمائی